



## سوال

(21) خلیفہ برحق کی علامات و شناخت

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج کل ایک ایسے گروہ نے جنم لیا ہے جو اپنے ہاں ایک خود ساختہ خلیفہ سے بیعت کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ آپ سے استدعا ہے کہ خلیفہ برحق کی علامتیں اور شناخت سے آگاہ فرمائیں، نیز بتائیں کہ اس کا تعین کیوں ممکن ہو سکتا ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

شرعی خلیفہ کے لئے مندرجہ ذیل علامتوں کا ہونا ضروری ہے:

1- وہ قریشی ہو بشرطیکہ اخلاص کے ساتھ اقامت دین کے لئے سرگرم عمل ہو۔

2- جسمانی اور علمی طور پر انتہائی مضبوط ہو۔

3- اللہ تعالیٰ کی حد و حدود کو عملاً نافذ کرنے کیلئے اندر ہمت رکھتا ہو۔

4- امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرنے میں با اختیار ہو۔

5- امت مسلمہ نے اسے اپنے ہاں شرف قبولیت سے نوازا ہو، یعنی وہ خود ساختہ نہ ہو۔

ایسا نہیں کہ کسی غیر ملک میں بیٹھ کر وہ سیاسی پناہ لے لے اور وہاں اپنی خلافت کا دعویٰ کر دے اور اپنے قریشی ہونے کا اعلان کر کے دیگر ممالک میں حصول بیعت کے لئے اپنے نمائندگان مقرر کر دے تاکہ بغاوت کی فضا سازگار کی جائے اور اس کے مقرر کردہ نمائندے شہر اور دیہاتوں میں پھیل جائیں اور خود ساختہ خلیفہ کی بیعت لیتے پھریں۔ ہمارے نزدیک یہ کھلی بغاوت ہے جس کی شریعت ہمیں اجازت نہیں دیتی۔ حکومت وقت کو چاہیے کہ وہ ایسے لوگوں کا سختی سے نوٹس لے، ایسا کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منج اور طریقہ کار کے خلاف ہے۔ پر فتن حالات میں زندگی بسر کرنے کے لئے ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سے راہنمائی ملتی ہے، چنانچہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”ایسے حالات میں مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام سے چھٹے رہنا چاہیے۔“ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر مسلمانوں کی جماعت اور ان کا امام نہ ہو تو کیا کیا جائے؟ آپ نے فرمایا: ”ایسے حالات میں تمام فرقوں سے الگ رہنا، خواہ تمہیں جنگل میں درختوں کی جڑیں چبا کر بھی گزارا وقت کرنا پڑے تا آنکہ



تمہیں اسی حالت میں موت آجائے۔“ [صحیح بخاری، کتاب الفتن، حدیث نمبر: ۷۰۸۴]

حدیث میں ہے کہ جب عبداللہ بن زید اور مروان بن حکم نے شام میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے مکہ مکرمہ میں اور خوراج نے بصرہ میں اپنی اپنی حکومتوں کا اعلان کیا تو ابوالمنہال اپنے باپ کے ہمراہ حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، میرے باپ نے ان سے عرض کیا:

اے ابوبرزہ رضی اللہ عنہ! آپ نہیں دیکھتے کہ لوگ کس قسم کے اختلاف میں لکھے ہوئے ہیں، ایسے حالات میں ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

آپ نے فرمایا: میں قریش کے لوگوں سے ناراض ہوں اور میری ناراضی اللہ کی رضا کے لئے اور مجھے اس ناراضی سے اجڑنے کی امید ہے۔

عرب کے لوگو! تم جلتے ہو تمہارا پہلے کیا حال تھا، تم سب گمراہی میں گرفتار تھے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں دین اسلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے ذریعے اس بری حالت سے نجات دی، پھر تم مقام عزت پر فائز ہو گئے۔ آج تمہیں اس دنیا نے خراب کر دیا ہے یہ سب بزعیم خویش خلفائے دنیا کے لئے آپس میں دست و گریبان ہیں اور ایک دوسرے سے قتال کر رہے ہیں۔ [صحیح بخاری، الفتن: ۷۱۱۲]

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ آج ہمیں کتاب و سنت کے مطابق زندگی بسر کرنی چاہیے۔ جب کبھی حالات سازگار ہو جائیں کہ کتاب و سنت کے علمبردار باہمی اتحاد و اتفاق سے کسی باختیار خلیفہ پر متفق ہو جائیں تو اس کی بیعت کے لئے تحریک چلانا مناسب اور باعث اجر و ثواب ہے۔ لیکن کسی خود ساختہ خلیفہ کے متعلق ہمیں کوئی علم نہیں اور نہ ہی کسی نے اسے دیکھا ہے، اس کی خلافت کے لئے بیعت لینا، فہنا سازگار کرنا، تحریک چلانا اور حکومت وقت کے خلاف ایک کھلی بناوت ہے جس کی شریعت ہمیں اجازت نہیں دیتی۔ [واللہ اعلم بالصواب]

هذا ما عندني واللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 2، صفحہ: 64